FEDERAL PUBLIC SERVICE COMMISSION

COMPETITIVE EXAMINATION-2024 FOR RECRUITMENT

TO POSTS IN BS-17 UNDER THE FEDERAL GOVERNMENT

Roll Number

URDU LITERATURE

TIME ALLOWED: THREE HOURS **PART-I(MCQS): MAXIMUM 30 MINUTES**	**PART-I (MCQS) MAXIMUM MARKS = 20** **PART-II MAXIMUM MARKS = 80**

NOTE: (i) **Part-II** is to be attempted on the separate **Answer Book.**
(ii) Attempt **ONLY FOUR** questions from **PART-II. ALL** questions carry **EQUAL** marks.
(iii) All the parts (if any) of each Question must be attempted at one place instead of at different places.
(iv) Candidate must write Q. No. in the Answer Book in accordance with Q. No. in the Q. Paper.
(v) No Page/Space be left blank between the answers. All the blank pages of Answer Book must be crossed.
(vi) Extra attempt of any question or any part of the attempted question will not be considered.

ZICOSH

FEDERAL PUBLIC SERVICE COMMISSION
COMPETITIVE EXAMINATION-2024 FOR RECRUITMENT TO POSTS IN BS-17 UNDER THE FEDERAL GOVERNMENT

Roll Number

URDU LITERATURE

TIME ALLOWED: THREE HOURS	**(PART-I MCQs)**	**MAXIMUM MARKS: 20**
PART-I (MCQs) : MAXIMUM 30 MINUTES	**(PART-II)**	**MAXIMUM MARKS: 80**

NOTE: (i) First attempt **PART-I (MCQs)** on separate **OMR Answer Sheet** which shall be taken back after **30 minutes.**
(ii) Overwriting/cutting of the options/answers will not be given credit.
(iii) There is **no negative** marking. All MCQs must be attempted.

PART-I (MCQs)(COMPULSORY)

Q.1. (i) Select the best option/answer and fill in the appropriate Box ■ on the **OMR Answer Sheet. (20x1=20)**
(ii) Answers given anywhere else, other than OMR Answer Sheet, will not be considered.

1. سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل۔ کس کا مشہور نعتیہ قصیدہ ہے؟
(A) امیر مینائی (B) مرزا رفیع سودا (C) ابراہیم ذوق (D) محسن کاکوروی

2. "تلاش بہاراں" کس کا ناول ہے؟
(A) جمیلہ ہاشمی (B) قرۃ العین حیدر (C) عصمت چغتائی (D) بانو قدسیہ

3. "گلشن بے خار" کس کا لکھا ہوا تذکرہ ہے؟
(A) قائم چاندپوری (B) غلام ہمدانی مصحفی (C) مصطفیٰ خان شیفتہ (D) محمد حسین آزاد

4. ________ "اودھ پنچ اخبار" کے ایڈیٹر تھے۔
(A) شیخ عبدالقادر (B) عبدالحلیم شرر (C) وحید الدین سلیم (D) سید سجاد حسین

5. فیض احمد فیض کی کتاب "میزان" صنف کے لحاظ سے کیا ہے؟
(A) مکاتیب (B) شاعری (C) خاکے (D) تنقید

6. "چچا چھکن" کس کا تخلیق کیا ہوا مشہور کردار ہے؟
(A) اشرف صبوحی (B) حفیظ جالندھری (C) امتیاز علی تاج (D) مرزا رسوا

7. غالب نے اپنے ایک خط میں اپنی کتاب "مہر نیم روز" کا تذکرہ کیا ہے، اس کا موضوع کیا ہے؟
(A) تاریخ (B) شاعری (C) قواعد (D) سفر کا احوال

8. "گنج ہائے گراں مایہ" اور "ہم نفسان رفتہ" ________ کی تصانیف ہیں۔
(A) الطاف حسین حالی (B) رشید احمد صدیقی (C) فرحت اللہ بیگ (D) پطرس بخاری

9. "نہ چھیڑ اے نکہت باد بہاری راہ لگ اپنی ۔۔۔ تجھے اٹکھیلیاں سوجھی ہیں ہم بے زار بیٹھے ہیں" یہ کس کا شعر ہے؟
(A) خواجہ میر درد (B) میر تقی میر (C) انشاء اللہ خان انشا (D) مصحفی

10. "قصص الہند"، "نیرنگ خیال" اور "دربار اکبری" کے مصنف ہیں۔
(A) سر سید احمد خان (B) عبدالمجید سالک (C) مولانا محمد حسین آزاد (D) شوکت سبزواری

11. پطرس بخاری کا اصل نام کیا تھا؟
(A) احمد شاہ (B) دلدار شاہ (C) نذر محمد (D) محمد احمد

12. "گل بکاؤلی" کی داستان کو کس نے مثنوی کی شکل میں پیش کیا؟
(A) میر حسن (B) دیا شنکر نسیم (C) حفیظ جالندھری (D) میر تقی میر

13. اردو کا ہیولیٰ سندھ میں تیار ہوا یہ نظریہ کس نے پیش کیا؟
(A) محمد حسین آزاد (B) سید سلیمان ندوی (C) نصیر الدین ہاشمی (D) شوکت سبزواری

14. آہ! تو اجڑی ہوئی دلی میں آرامیدہ ہے۔ گلشن ویمر میں تیرا ہم نوا خوابیدہ ہے۔ اس شعر میں ہم نوا سے کون سی شخصیت مراد ہے؟
(A) غالب (B) گوئٹے (C) میر حسن (D) تھامس آرنلڈ

15. ملا وجہی کس دربار سے وابستہ تھے؟
(A) عادل شاہی (B) قطب شاہی (C) بہمنی (D) بیجاپوری

16. "تمیین الکلام" کس کی تحریر ہے؟
(A) مولانا اشرف علی تھانوی (B) سر سید احمد خان (C) مولوی نذیر احمد (D) وقار الملک

17. ایم۔ اے۔ او کالج کس کا مخفف ہے؟
(A) محمد علی اورینٹل کالج (B) مسٹر آرنلڈ اورینٹل کالج (C) محمڈن اینگلو اورینٹل کالج (D) محمد احمد اورینٹل کالج

18. جان عالم کس مشہور داستان کا کردار ہے؟
(A) فسانہ عجائب (B) باغ و بہار (C) داستان امیر حمزہ (D) سب رس

19. "نسخہ حمیدیہ" کس مشہور شاعر کا دیوان ہے؟
(A) میر تقی میر (B) داغ دہلوی (C) مرزا غالب (D) مومن خان مومن

20. "گودنی والا تکیہ" کس کا افسانوی مجموعہ ہے؟
(A) غلام عباس (B) عصمت چغتائی (C) علی عباس حسینی (D) کرشن چندر

WORLD TIMES

URDU LITERATURE **PART-II**

NOTE: (i) **Part-II** is to be attempted on the separate **Answer Book.**
(ii) Attempt **ALL** questions.
(iii) All the parts (if any) of each Question must be attempted at one place instead of at different places.
(iv) Write Q. No. in the Answer Book in accordance with Q. No. in the Q.Paper.
(v) No Page/Space be left blank between the answers. All the blank pages of Answer Book must be crossed.
(vi) Extra attempt of any question or any part of the question will not be considered.

سوالنمبر2۔(الف) **درج ذیل میں سے کسی ایک جزو کی تشریح کیجیے اور شاعر کا نام بھی لکھیے۔** (16)

جزو اوّل

(1)
یوں اٹھے آہ اس گلی سے ہم
جیسے کوئی جہاں سے اٹھتا ہے

(2)
غم نہیں ہوتا ہے آزادوں کو بیش از یک نفس
برق سے کرتے ہیں روشن شمع ماتم خانہ ہم

(3)
حال دل ہم بھی سناتے لیکن
جب وہ رخصت ہوا تب یاد آیا

(4)
بلا سے ہم نے نہ دیکھا تو اور دیکھیں گے
فروغ گلشن و صوتِ ہزار کا موسم

جزو دوم

مندرجہ ذیل بند کی تشریح کیجیے۔ شاعر اور نظم کا حوالہ بھی دیجیے:

ہو صداقت کے لیے جس دل میں مرنے کی تڑپ
پہلے اپنے پیکر خاکی میں جاں پیدا کرے
پھونک ڈالے یہ زمین و آسماں مستعار
اور خاکستر سے آپ اپنا جہاں پیدا کرے
زندگی کی قوت پنہاں کو کر دے آشکار
تا یہ چنگاری فروغ جاوداں پیدا کرے
خاک مشرق پر چمک جائے مثال آفتاب
تا بدخشاں پھر وہی لعل گراں پیدا کرے

(ب) **مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک کا جواب لکھیے۔** (9)

آپ کے خیال میں وہ کیا خصوصیات ہیں جو غالب کے دیوان کو عالمی ادبِ عالیہ کا حصہ بناتی ہیں۔ تحریر کیجیے۔

یا

کیا ناصر کاظمی کی غزل پہ میر کا اثر نظر آتا ہے؟ "برگِ نے" کو مدِ نظر رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

سوالنمبر3۔(الف) احمد ندیم قاسمی کے افسانوں کے مجموعے "کپاس کے پھول" کا تنقیدی جائزہ لیجیے۔ (15)

یا

سیرت نگاری کے فن پہ روشنی ڈالتے ہوئے شبلی نعمانی کی سیرت نگاری کا جائزہ لیجیے۔

(ب) **درج ذیل اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح کیجیے۔ مصنف اور کتاب یا مضمون کا حوالہ بھی دیجیے۔** (10)

نیکی کیا ہے اور بڑا آدمی کسے کہتے ہیں۔ ہر شخص میں قدرت نے کوئی نہ کوئی صلاحیت رکھی ہے۔ اس صلاحیت کو درجہ کمال تک پہنچانے میں ساری نیکی اور بڑائی ہے۔ درجہ کمال تک نہ کبھی کوئی پہنچا ہے نہ پہنچ سکتا ہے۔ لیکن وہاں تک پہنچنے کی کوشش ہی میں انسان انسان بنتا ہے۔ یہ سمجھو کندن ہو جاتا ہے۔ حساب کے دن جب اعمال کی جانچ پڑتال ہو گی خدا یہ نہیں پوچھے گا کہ تو نے کتنی اور کس کی پوجا پاٹ یا عبادت کی۔ وہ کسی کی عبادت کا محتاج نہیں۔ وہ پوچھے گا تو یہ پوچھے گا کہ میں نے جو استعداد تجھ میں ودیعت کی تھی اُسے کمال تک پہنچانے اور اُس سے کام لینے میں تو نے کیا کیا اور خلق اللہ کو اس سے کیا فیض پہنچایا۔

یا

بنی کے گھر ٹکڑے توڑنے یا اس پر بار بننے کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ کانپور میں کبھی اس کے ہاں کھڑے کھڑے ایک گلاس پانی بھی پیتے تو ہاتھ پر پانچ دس روپے رکھ دیتے۔ لیکن اب؟ صبح سر جھکائے ناشتہ کر کے نکلتے تو دن بھر خاک چھان کر مغرب سے ذرا پہلے لوٹتے۔ کھانے کے وقت کہہ دیتے کہ ایرانی ہوٹل میں کھا آیا ہوں۔ جوتے انہوں نے ہمیشہ رحیم بخش جفت ساز سے بنوائے، اس لئے کہ اس کے بنائے ہوئے جوتے چرچراتے بہت تھے۔ ان جوتوں کے تلے اب اتنے گھس گئے تھے کہ چرچرانے کے لائق نہ رہے۔ پیروں میں ٹھیکیں پڑ گئیں۔ شیروانیاں ڈھیلی ہو گئیں۔ بیمار بیوی رات کو درد سے کراہ بھی نہیں سکتی تھی کہ سمدھیانے والوں کی نیند خراب ہونے کا اندیشہ تھا۔ ململ کے کرتوں کی لکھنوی کڑھائی مَیل میں چھپ گئی۔ چٹنیں نکلنے کے بعد آستینیں انگلیوں سے ایک ایک بالشت نیچے لٹکی رہتیں۔ خضابی مونچھوں کا بل تو نہیں گیا، لیکن صرف بل کھائی ہوئی نوکیں سیاہ رہ گئیں۔

جستجو

WORLD TIMES

سوالنمبر4۔ درج ذیل نثرپاروں میں سے کسی ایک کی تلخیص کیجئے۔ (10)

شعور کی رو کا تصور امریکی ماہر نفسیات جیمز ولیم کی عطا ہے۔ جیمز ولیم نے معروض کو تجربے کا عکس قرار دیا اور موضوع اور معروض کے درمیان ایسا تلازماتی رشتہ تلاش کیا جو کسی منطقی ربط کے بغیر زندگی بھر قائم رہتا ہے۔ انسان گفتگو کے ذریعے اس کا کچھ حصہ ظاہر کر دیتا ہے لیکن زیادہ حصہ زیرِ سطح گم رہتا ہے۔ نفسیات کے ماہرین نے اس گم شدہ حصے کو اہم تصور کیا اور اس کی متحرک قوت سے بیش قیمت نتائج اخذ کئے۔

آزاد تلازمہ خیال فکری رجحان نہیں بلکہ ایک نفسیاتی کیفیت ہے۔ چنانچہ اس تحریک میں منظر اور پیش منظر کا پھیلاؤ زیادہ ہے اور وقت کی ابعاد ایک نقطے پر جمع ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ ناول ایک خاص لمحے میں گردش کرنے کے باوجود پوری زندگی کا ترجمان بن جاتا ہے۔ مثال کے طور پر جیمز جوائس کا ناول "یولی سس" چند گھنٹوں کا بیانیہ ہے لیکن اس میں زندگی کی تمام حدیں سمٹ گئی ہیں۔ ڈور تھی رچرڈ سن کا ناول "پوانٹڈ روف" صرف ایک کردار کو منظر پر لاتا ہے لیکن یہ دراصل پوری زندگی کا سیر بین ہے۔ مارسل پروسٹ کے ناول "ری میمبر نس آف تھنگس آف پاسٹ" میں بھی تھوڑے سے وقت میں زندگی کا پورا سفر طے ہو جاتا ہے۔ ورجینیا وولف کا ناول "مسز ڈلاوے" ایک دن کا بیانیہ ہے لیکن شعورِ ماضی اس تنظیم کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے کہ ناول زندگی اور معاشرے کا عکاس بن جاتا ہے۔ خود کلامی کی وجہ سے آزاد تلازمہ خیال کی تکنیکی بُنت زیادہ اہمیت رکھتی ہے چنانچہ جیرالڈ گولڈ نے اس پہ بے ربطی اور انتشار کا الزام عاید کیا اور ٹیلیفون ڈائرکٹری کو انتخاب کی سختی کے باعث یولی سیس سے بہتر فن پارہ قرار دیا۔ جیرالڈ گولڈ کی یہ رائے اس لئے قابل اعتنا نہیں کہ آزاد تلازمہ خیال میں ذہنی عمل پر کوئی شعوری یا خارجی پابندی عائد نہیں ہوتی اور زندگی کے حقائق اپنے فطری انداز میں لاشعور سے شعور کی سطح پر آتے چلے جاتے ہیں۔ ان سب کو فنکار کا تخلیقی عمل فن کی ڈوری میں مسلسل گوندھتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ قاری اس میں معنوی اور واقعاتی ربط تلاش کر لیتا ہے اور یوں اس میں تخلیقی حسن بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ آزاد تلازمہ خیال کی تحریک نے اظہار کا ایک نیا طریق دریافت کیا۔ اور ناول کے محدود میدان میں انسانی زندگی، تاریخ اور تہذیب کا پورا 'کل' پیش کر دیا۔ بیسویں صدی میں اس تحریک کے اثرات لمبے عرصے پر پھیلے ہوئے ہیں، چنانچہ کئی ناول نگاروں نے فلم کی ٹیکنیک کو ادب میں موسیقی اور شاعری کے سانچے سے ہم آہنگ کر کے ذہن کو جسمانی سطح پر متحرک رکھنے کی سعی کی۔

یا

تقسیم ہند کے بعد جب ایک نیا ماحول پیدا ہوا تو اردو ادب کے مزاج میں کئی بنیادی تبدیلیاں وقوع پذیر ہوئیں۔ پاکستان کا قیام انتہائی پر امن ماحول میں نہیں ہوا تھا۔ تصادم کی فضا جو ۱۹۳۰ء کے عشرے میں پیدا ہوئی، وہ پروان چڑھتی رہی اور جب دو آزاد مملکتیں وجود پا گئیں تو اسی کے ساتھ فسادات پھوٹ پڑے۔ یہ فسادات اپنے ساتھ آگ اور خون کی ہولی لے کر آئے جو پورے ہندوستان میں کھیلی گئی۔ دونوں طرف نقصان ہوا۔ قتل و غارت گری، لوٹ مار، عصمت دری اور اغوا کے ایسے ہولناک واقعات ہوئے جن کی کوئی اور مثال نہیں ملتی۔

ان تمام عوامل کا اثر ادب پر پڑنا لازم تھا۔ فسادات کا یہ ادب زیادہ دیر تک برقرار نہ رہ سکا۔ جذبات کا دریا اترا تو ایسی تخلیقات میں کمی واقع ہونے لگی جن میں فرقہ وارانہ تصادم کی کہانیاں تھیں لیکن تقسیم ہند کے عواقب و نتائج کا ذکر پاکستانی ادب کے رگ و پے میں اس طرح سرایت کر چکا ہے کہ آج بھی ہم اپنے ادب پر اس کے اثرات بخوبی دیکھ سکتے ہیں۔ تقسیم ہند سے محض فسادات کا ادب ہی پیدا نہیں ہوا، کچھ اور نئے عوامل بھی اس کا حصہ بنے۔ ہندوستان سے ہجرت کر کے آنے والے لوگوں کے ہاں وہ دکھ بھی اجاگر ہوا جو نقل مکانی کے باعث فطری طور پر ان کے اندر پیدا ہوا تھا۔

قیام پاکستان کے پیچھے برصغیر کے مسلمانوں کے وہ خواب پوشیدہ تھے جو ہندو اکثریت کی موجودگی میں تعبیر نہ پا سکتے تھے۔ توقع یہ تھی کہ پاکستان بننے کے بعد یہ خواب پورے ہوں گے مگر تقسیم ہند کے فوراً بعد کے سیاسی خلفشار نے ایسا ماحول پیدا کیا کہ سب خواب ابتدا ہی میں چکنا چور ہو گئے۔ یہی وجہ ہے کہ تقسیم کے بعد فسادات کے ادب کے ساتھ ساتھ رائیگانی کا ایک عنصر بھی ہمیں اپنے شعر و ادب میں شامل دکھائی دے جاتا ہے۔

قیام پاکستان کے وقت تک ترقی پسند تحریک اپنے عروج پر تھی۔ یہ تحریک بنیادی طور پر سماجی انصاف کی تحریک تھی اور ایک غیر طبقاتی سماج کا خواب دیکھتی تھی۔ لیکن تقسیم سے قبل اس نے انگریزی سامراج کے خلاف جدوجہد کا بیڑا بھی اٹھا رکھا تھا۔ اب جب پاکستان بن گیا تو نئے مسائل کو ایک نئے زاویہ نظر کی ضرورت تھی۔ انگریزی سامراج رخصت ہو چکا تھا۔ سماجی انصاف اب بھی ایک بنیادی ضرورت تھی لیکن پاکستان میں رونما ہونے والے سیاسی خلفشار کے باعث ایک نیا عامل بھی پیدا ہو گیا تھا اور وہ عامل خود پاکستان کے وجود کا تحفظ تھا۔

سوالنمبر5۔ کسی ایک موضوع پر سیر حاصل مضمون لکھیے۔ (20)

(الف) مصنوعی ذہانت۔ اردو زبان کے لیے مواقع اور مشکلات (ب) اردو زبان کا وقار کیسے بلند کیا جائے؟ (ج) عہد جدید میں اردو غزل

****

WORLD TIMES